سوال

اگر عقد نکاح کے وقت خاوند اور بیوی نماز ادا نہ کرتے ہوں تو کیا عقد نکاح کی تجدید ہوگی؟

جواب

لحمد للہ.

تارک نماز فرضیت کے انکار کی وجہ سے نماز ترک کر رہا ہے تو سب علماء متفق ہیں کہ وہ کافر ہے، اور اگر وہ سستی و کاہلی کی بنا پر نماز ترک کرتا ہے تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق وہ کافر ہوگا.

بر (5208) اور (2182) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

عقد نکاح کے وقت خاوند اور بیوی تارک نماز تھے تو جب وہ دونوں ہی توبہ کر کے نماز پابندی کے ساتھ ادا کرنا شروع کر دیں تو وہ اپنے نکاح پر ہی باقی رہینگے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو ان کے نکاح پر باقی رکھا تھا، اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اسلام قبول کرنے کے بعد نکاح کی تجدید کا حکم

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

بب وہ مسلمان ہو جائیں ت وانہیں اسی نکاح پر رکھا جائیگا.. اور ان کے نکاح کے طریقہ اور کیفیت کو نہیں دیکھا جائیگا، اور اس کے لیے مسلمانوں کے نکاح کی شروط ولی اور گواہوں کی موجودگی اور ایجاب و قبول وغیرہ کا اعتبار نہیں ہوگی، اس میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں.

البر کہتے ہیں : علماء کرام کا اجماع ہے کہ جب خاوند اور بیوی دونوں اکٹھے ایک ہی حال میں مسلمان ہو جائیں جب ان دونوں میں کوئی نسب اور رضاعی حرمت نہ ہو تو انہیں اس نکاح پر رکھا جائیگا.

اللہ علیہ وسلم کے دور میں بہت سارے مرد و عورت حضرات اسلام لائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے نکاح پر باقی رکھا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کی شروط اور کیفیت کے بارہ میں دریافت نہیں فرمایا، یہ چیز تواتر اور ضروری طور پر معلوم ہے، تو اس طرح یہ یقینی

ی (5/10).

مطالب اولی النہی میں درج ہے :

نبیہ :

مد شخص کسی مرتد و کافرہ وغیرہ عورت سے شادی کرے یا پھر کوئی مرتد عورت کسی کافر مرد سے شادی کرے اور پھر دونوں خاوند اور بیوی مسلمان ہو جائیں تو یہاں یہ کہنا چاہیے کہ : ہم دونوں کو حربی کی طرح نکاح پر قائم رکھیں گے جب وہ نکاح فاسد کرے اور پھر اسلام قبول کر لے کیونکہ معنی ایک ہے، اور ر

لاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے " انتہی.

ی (13/5).

ستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

، علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نماز کی ادائیگی نادر طور پر کبھی کبھار کرتا ہوں، اور میں نے اس عرصہ میں شادی بھی کی ہے، اور الحمد للہ اب میں نمازی بن چکا ہوں، اور حج بھی کر لیا ہے اور اللہ سے اپنے پچھلے گناہوں کی توبہ کر چکا ہوں لیکن مجھے یہ علم نہیں کہ اس عقد نکاح کا حکم کیا ہے آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

اور اگر جائز نہ تھا تو مجھے کیا کرنا ہوگا، یہ علم میں رہے کہ اس بیوی سے میرے پانچ بچے بھی ہیں؟

یٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

کاح کے وقت آپ کی بیوی آپ کی طرح بعض اوقات نماز ادا کرتی اور بعض اوقات ادا نہیں کرتی تھی تو نکاح صحیح ہے، اور اس نکاح کی تجدید ضروری نہیں، کیونکہ تم دونوں ہی ترک نماز کے متعلقہ حکم میں برابر تھے اور وہ کفر ہے.

اگر عقد نکاح کے وقت عورت نماز پنجگانہ کی پابندی کرتی تھی تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق نکاح کی تجدید کرنا ہوگی، جب تم میں سے ہر ایک دوسرے کی رغبت رکھتا ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ ترک نماز سے توبہ کرنا ہوگی اور توبہ پر قائم رہنا ہوگا.

نکاح سے قبل جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ شرعی اولاد ہے، انہیں نکاح شبہ کی بنا پر اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جائیگا.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کی اصلاح فرمائے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصب کرے " انتہی

ء (290/18).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

روہ دونوں عقد نکاح کے وقت ساری نمازیں ادا نہیں کرتے تھے، اور پھر بعد میں اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں ہدایت نصب فرما دی اور وہ نماز کی پابندی کرنے لگے تو ان کا نکاح صحیح ہے.

بالکل ایسے ہی جیسے اگر کوئی کافر شخص مسلمان ہو جائے تو اور نکاح کے باقی ہونے میں کوئی شرعی مانع نہ ہو تو ان کے نکاح کی تجدید نہیں ہوگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والے کسی بھی کافر کو تجدید نکاح کا حکم نہیں دیا تھا " انتہی

ز (291/10).

پر جب خاوند اور بیوی ترک نماز سے توبہ کر لیں اور پابندی سے نماز ادا کرنے لگیں تو وہ انہیں تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، بلکہ وہ اپنے پہلے نکاح پر ہیں.

واللہ اعلم.